سورۃ الفرقان کی آیت 30 ۔کے غلط العام ... معنے، مطلب اور مفہوم...کی اصلاح

Surah Al-Furqan Chapter 25: Verse 30

وَ قَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ﴿30﴾

جماعت احمدیہ	ابوالاعلیٰ مودودی [25:30]	محمد حسین نجفی [25:30]
اور رسول **کہے گا** اے میرے ربّ ! یقیناً میری قوم نے اس قرآن کو متروک کر چھوڑا ہے۔	اور رسول کہے گا کہ "اے میرے رب، میری قوم کے لوگوں نے اس قرآن کو نشانہ تضحیک بنالیا تھا"	اور رسول (ص) کہیں گے اے میرے پروردگار! میری قوم (امت) نے اس قرآن کو بالکل چھوڑ دیا تھا۔
علامہ جوادی [25:30]	**جالندہری [25:30]**	**احمد رضا خان [25:30]**
اور اس دن رسول آواز دے گا کہ پروردگار اس میری قوم نے اس قرآن کو بھی نظر انداز کردیا ہے۔	اور پیغمبر کہیں گے کہ اے پروردگار میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا۔	اور رسول نے عرض کی کہ اے میرے رب! میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑنے کے قابل ٹھہرایا۔

اللہ تعالے کی یہ آیت بیان کرتی ہے ... وَ قَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ...

اور رسول نے کہا۔ اے میرے رَبّ...یقیناً۔میری قوم نے اِس قرآن کو...(چھوڑ دیا ہے)...متروک کر رکھا ہے

لیکن۔ محمد ﷺ نے۔ایسا زمانہ (وقت) نہیں دیکھا تھا۔جب آپ کی قوم نے اِس قرآن کو متروک کر رکھا ہو؟۔چنانچہ۔آپؐ تو۔اللہ تعالے کو اپنی دُنیاوی زندگی میں بھی۔یہ بات نہیں کہہ سکتے۔اور روزِ محشر بھی نہیں کہہ سکتے... کیونکہ محمد صلعم نے قرآن کو متروک ہوا ہوا نہیں دیکھا۔ اِس آیت کے مطابق ۔یہ شکایت کسی رسول نے ہی کرنی ہے۔چنانچہ۔قرآن کے متروک ہونے کے زمانے میں۔اگر کسی مسلمان قوم میں کوئی رسول زندہ موجود ہوگا..؟... تب ہی تو۔کوئی رسول یہ شکایت بیان کرسکے گا؟....اللہ کے رسول۔اللہ کے حضور جھوٹ نہیں بول سکتے۔ اللہ تعالے کا جو رسول۔اپنی قوم کی۔قرآن کو ترک کردینے کی حالت۔کا حقیقی مشاہدہ کرلے گا۔وُہی رسول۔اللہ تعالے کو یہ بات کہہ سکے گا۔ کہ۔...اے میرے ربّ...میری قوم نے اِس قرآن کو ترک کرر کھا ہے یا چھوڑ رکھا ہے۔..... محمدؐ ﷺ کیلئے۔یہ بات کہنا ممکن نہیں ہے۔

کون سے رسولؐ ۔ کب اور کہاں ؟... اللہ تعالے کو یہ بات کہہ سکتے ہیں؟

محمد ﷺ ۔ **تو اللہ تعالے کو یہ بات..** (کہ میری قوم نے اِس قرآن کو ترک کر چھوڑا ہے) .. نہیں کہہ سکتے تھے۔ کیو نکہ۔ جب تک **محمد** ﷺ ۔ اِس دُنیا میں **زندہ** موجود تھے۔ تب تک۔ آپ کی قوم نے۔ قرآنِ مجید کو چھوڑ دینے یا ترک کر دینے والا کام (فعل) نہیں کیا تھا۔..... آپ ﷺ کی زندگی میں، قرآنِ مجید کتاب کی شکل میں۔ میّسر ہی نہیں تھا۔ چنانچہ۔ محمد ﷺ ۔ اپنی دُنیاوی زندگی میں۔ اللہ تعالے کو۔ اپنی قوم کے خلاف۔ قرآنِ مجید کو ترک کر دینے یا چھوڑ دینے کی بات۔ ہر گز نہیں کہہ سکتے تھے۔

محمد رسول اللہ ﷺ ۔ قیامت کے بعد، **میدانِ حشر میں بھی۔ یہ بات ہر گز نہیں کہہ سکتے**۔ کیو نکہ۔ اللہ تعالے نے قرآنِ مجید میں۔ یہ اصول بیان فرمایا ہے ۔ کہ رسول صرف اُتنے وقت تک ہی۔ اپنی قوم پر نگران ہوتا ہے۔ جب تک۔ اُن کے درمیان موجود ہوتا ہے۔.... فرمانِ الٰہی پر تدبّر فرمائیں۔

Surah Al-Maidah Chapter 5: Verse 117

مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ ۖ
فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿117﴾

میں نے تو انہیں اس کے سوا کچھ نہیں کہا جو تُو نے مجھے حکم دیا تھا کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی ربّ ہے اور تمہارا بھی ربّ ہے۔ اور میں ان پر نگران تھا جب تک میں ان میں رہا ۔ پس جب تُو نے مجھے وفات دے دی، فقط ایک تُو ہی ان پر نگران رہا اور تُو ہر چیز پر گواہ ہے۔..... ترجمہ: جماعت احمدیہ

(نعوذ باللہ)۔ کیا محمد ﷺ ۔ اللہ تعالے کو اپنی قوم کی۔ اُس زمانے کی حالت بیان کریں گے۔ جو آپؐ کی وفات کے بعد کا زمانہ ہے؟۔ **اور جب آپؐ خود۔ اپنی اُس قوم کے درمیان موجود نہیں تھے؟**۔ سوچیں!۔... اللہ تعالے کے سامنے۔ **فرضی اور ناحق گواہی** نہیں دی جاسکتی۔... رسول اپنی قوم پر۔ صرف تب تک کیلئے شاھد ہوتا ہے۔ جب تک اُن کے درمیان رہتا ہے۔ یعنی۔ زندہ موجود ہوتا ہے۔.. محمد ﷺ کی صداقت، عدل اور وقار کے خلاف ہے۔ کہ محمد ﷺ اپنی وفات کے بعد کے حالات کی گواہی دیں۔ لہذا۔ محمد ﷺ ۔ نہ ہی دُنیا میں یہ بات کہہ سکتے تھے۔ اور نہ ہی۔ آخرت (محشر) میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ۔... اے میرے ربّ... یقیناً... میری قوم نے اِس قرآن کو ترک کر رکھا ہے۔ یا۔ چھوڑ رکھا ہے۔

لیکن۔ قرآنِ مجید کی آیت... وَ قَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا... بھی غلط نہیں ہو سکتی۔ لہذا۔ کسی رسول نے تو یہ بات۔ لازماً کہنی ہے ... محمد ﷺ ۔ دُنیا میں بھی اور محشر میں بھی یہ بات نہیں کہہ سکتے۔ تو پھر... کونسے رسول یہ بات کہیں گے؟ ۔

وَ قَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ...... (الفرقان۔آیت30)

بہر حال۔**جو رسول...اللہ تعالے کو کہے گا۔کہ** میری قوم نے اِس قرآن کو متروک یا مہجور کرر کھا ہے۔وُہ رسول۔صرف اپنی قوم..(قَوْمِي)...کی بات کہے گا۔ مسلمان کہلانے والی سب قوموں کی بات نہیں کر سکے گا۔کیونکہ۔صرف اپنی قوم کے بھی۔صرف اُس زمانے کے لوگوں کی۔قرآن کو ترک کرنے کی حالت بیان کرے گا۔جِس قوم میں۔جِس زمانے میں۔وُہ رسول خود موجود ہو گا۔....جِس رسول نے اپنی قوم کو۔قرآنِ مجید کے حوالوں سے۔ اللہ تعالے کا پیغام کھول کھول کر پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی ہو گی۔اور اُس رسول نے تجربہ کیا ہو گا کہ۔اُس کی قوم۔قرآنِ مجید کی آیات کے حوالوں کی کوئی خاص پرواہ (تحریم) ہی نہیں کرتی..تب..اُس رسول کو۔**اپنی دُنیاوی زندگی کے دوران** ۔ دُکھ، غم اور افسوس کے ساتھ۔اپنے ربّ کے حضور۔یہ بات۔(دُعا، درخواست یا شکایت)۔**مجبوراً** کہنی پڑتی ہے...اور آئندہ بھی۔ کئی رسولوں کو۔یہ بات مجبوراً ہی کہنی پڑے گی۔

یہ آیت.. وَ قَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ... (الفرقان۔آیت30) ..ایک اٹل دلیل ہے۔ کہ محمد ﷺ کی وفات سے تقریباً۔200 ۔یا۔300 سال کے بعد۔اُمّتِ مسلمہ میں کم از کم۔ایک رسول لازماً موجود ہو گا۔جو جائز طور پر۔ یہ بات کہہ سکے ۔کہ اے میرے رب...یقیناً..میری قوم نے۔اِس قرآن کو متروک کر چھوڑا ہے۔

اللہ تعالے کے فرمان.. وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ ..کے مطابق۔اللہ تعالے کے رسول، تمام قوموں کے درمیان ہمیشہ موجود رہے ہیں۔ اور متواتر مبعوث ہوتے بھی رہے ہیں۔چنانچہ۔پچھلے تقریباً۔ایک ہزار سال(1000) میں مسلمان کہلانے والی قوموں میں جو رسول موجود رہے۔ اور جنہوں نے اپنی اپنی قوم کو۔کئی کئی مرتبہ قرآنِ مجید کی آیات۔کھول کھول کر بیان کر کے دیکھا ہے کہ اُنکی قوم۔قرآن کی آیات کی پرواہ ہی نہیں کرتی ۔اور قرآنی آیات پر تدبّر کرنے۔کیلئے آمادہ ہی نہیں ہوتی ۔.....صرف تب۔اللہ کے وُہ رسول ۔ اپنی دُنیاوی زندگیوں کے دوران۔اللہ تعالے کو یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ۔... يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ...

والسلام .... آپ کا قومی بھائی .... محمد اسلم چوہدری۔

آج ......مؤرخہ......17 جون ..... سن عیسوی ..... 2018 ہے۔